مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوت

کراچی

نعمتِ عظمیٰ

اللہ تعالیٰ کا اس امت پر یہ بہت بڑا انعام ہے۔ کہ اس نے اس امت کا دین کامل کر دیا ہے۔ کہ اب اسے نہ کسی اور دین کی ضرورت رہی نہ کسی اور نبی کی اسی لئے آپ کو خاتم النبیین بنایا ہے۔ اور انسان و جن سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

بحوالہ ترجمان السنۃ جلد ۱

صفحہ ۴۲۰

جلد ۱

۲۰ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ بمطابق ۴ تا ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء

شمارہ ۳۵

خصائل نبوی برشمائل ترمذی

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی کا بیان

(۴) حدثنا اسحٰق بن منصور، حدثنا معاذ بن ہشام حدثنی ابی عن قتادۃ عن انس بن مالک قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما فکانی انظر الی بیاضہ فی کفہ۔

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بلا مُہر والے خط کو قبول نہیں کرتے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی جس کی سفیدی گویا اب میری نظروں کے سامنے پھر رہی ہے۔

فائدہ اس اخیر کے جملے سے اس قصے کے خوب یاد ہونے کی طرف اشارہ ہے اور سفیدی سے اس کے چاندی کی ہونے پر اشارہ ہے۔

(۵) حدثنا محمد بن یحییٰ حدثنا محمد بن عبد اللہ الانصاری حدثنی ابی عن ثمامۃ عن انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا اس طرح پر کہ محمد ایک سطر میں تھا رسول دوسری سطر میں لفظ اللہ تیسری سطر میں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی صورت (محمد رسول اللہ) تھی کہ لفظ پاک کا نام سب سے اوپر تھا یہ مہر گول تھی اور نیچے سے پڑھی جاتی تھی۔ مگر محققین کی رائے یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ ظاہر الفاظ سے (ترتیب) معلوم ہوتا ہے۔

(۶) حدثنا نصر بن علی الجہضمی ابو عمرو انبانا نوح بن قیس عن خالد بن قیس عن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی کسریٰ وقیصر والنجاشی فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم حلقتہ فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ۔

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کے پاس تبلیغی خطوط لکھنے کا قصد فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ لوگ بغیر مہر کے خط قبول نہیں کرتے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) منقوش تھا۔

(ورطے)

اس حدیث کا فائدہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

فہرست

(۱) خصائل نبوی ﷺ — حضرت شیخ الحدیث — ۲

(۲) ابتدائیہ — عبدالرحمٰن یعقوب باوا — ۵

(۳) افادات عارفی — حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفی — ۶

(۴) لاہوری مرزائیوں کیلئے لمحۂ فکریہ — مولانا تاج محمد صاحب — ۷

(۵) من گھڑت کہانی کی تردید — الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز — ۹

(۶) کامل مومن کی شان — محمد محسن ترکی — ۱۰

(۷) سیرت النبی ﷺ — علی اصغر چشتی صابری — ۱۲

(۸) قومی اخبارات کا مطالعہ — ۱۶

(۹) حیات عیسیٰ علیہ السلام — حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب — ۱۹

(۱۰) نقد و نظر — منظور احمد الحسینی — ۲۱

(۱۱) آسان کیلنڈر — محمد فاروق جانباز — ۲۳

(۱۲) لعین قادیٰ نعم — از علی اصغر چشتی صابری — ۲۴

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار دانوری ۔ حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت، دوبئی، عمان، شارجہ، قطر، بحرین، اردن اور	
شام	۲۲۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت۔ ۲۰/۸ سائٹ ولیش ایم اے جناح روڈ، کراچی

کھانسی
ہماری غفلت سے
شدّت اختیار کر لیتی ہے
सुआलिन
سعالین
SUALIN
مناسب احتیاط اور سعالین کا بروقت استعمال گھر کے ہر فرد کو
نزلہ، زکام اور کھانسی سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک دو ٹکیاں چوسیئے۔
سعالین کے چار قرص تیز گرم پانی میں گھول لیجیے۔
جوشاندہ تیار ہے، جو نزلہ، زکام اور کھانسی کے لیے بدرجہا
مفید ہے۔ ایسی ایک خوراک صبح و شب پیجیے۔
سعالین
نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
نوزو
ناک کے ورم،
سوزش اور بندش
کے لیے مفید۔
جس میں امانت نہیں
اس میں ایمان کہاں
ADARTS- SUA-1/82

اداریہ

اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام

علی من لا نبی بعدہ

مرزا طاہر پھر بولے

ایک اخباری اطلاع کے مطابق قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر نے لاہور کے ایک ہوٹل میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس استقبالیہ کا اہتمام قادیانیوں کی لاہور شاخ نے کیا۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ بہت سے مسلمانوں کو بھی مدعو کیا گیا مرزا طاہر نے اپنے خطاب میں پھر وہی کچھ کہا جو وہ ایک عرصہ سے کہہ رہے ہیں۔ ایک قادیانی کے اس سوال پر کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو کیوں غیر مسلم قرار دیا؟ مرزا طاہر نے کہا ہے کہ:-

کسی حکومت کو کیا حق ہے کہ ہمیں غیر مسلم قرار دے؟ یہ فیصلہ اکثریت سے کیا گیا۔
یہ فیصلہ ووٹوں سے ہوا۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء)

ہمیں نہیں معلوم کہ مرزا طاہر قادیانی کے اس بیان کا حکومت نے نوٹس لیا یا نہیں؟ لیکن قادیانی سربراہ نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے وہ ہمارے لئے باعث تشویش ہے —— مرزا طاہر نے جب سے "ربوہ کی گدی" سنبھالی ہے —— وہ مسلسل آئین پاکستان عبوری آئین کے خلاف برابر زہر اگل رہے ہیں اشتعال انگیز بیانات کا سلسلہ بھی جاری ہے اور ادھر قادیانی روزنامہ الفضل دل آزار تحریریں شائع کر رہا ہے۔

مرزا طاہر کو دراصل اس بات کا دکھ ہے کہ پاکستان میں ان کے گروہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور یہی غم آنجہانی مرزا ناصر کو بھی تھا۔ قادیانیوں کی خواہش یہ ہے کہ آئین پاکستان مکمل طور پر منسوخ ہو جائے۔

آنجہانی مرزا ناصر نے تو اس سلسلے میں پیشگوئی بھی کر رکھی تھی چنانچہ لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ "انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی ترمیم منسوخ ہو جائے گی۔"

مرزائیوں کا یہ اعتراض کہ ووٹوں کی بنیاد پر ان کو کافر قرار دیا گیا تو مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ امت مسلمہ کا متفقہ فیصلہ تو گزشتہ ۹۰ سال سے موجود ہے کہ مرزا غلام احمد اور ان کا ماننے والا گروہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے —— اس نکتے میں کبھی کسی کو اختلاف نہیں رہا۔ اسمبلی کا فیصلہ تو آئینی تقاضے پورا کرنے کے لئے کیا گیا تاکہ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔ اور عقیدہ ختم نبوت کو آئینی و قانونی حیثیت حاصل ہو جائے۔ (باقی صفحہ ۱۷ پر)

پند و نصائح

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

مومن کی نظر کا مرکز اسلام ہے

افادات حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا کسی کی نظر اسباب پر جائے تو جائے وسائل و ذرائع پر نظر پڑے تو پڑے مگر مومن کی نظر کا مرکز اسلام اور ایمان ہوتا ہے ہزار زمانہ ماحول اس کو جھنجلائے پریشان کرے مگر اس کی نظر ہمیشہ قرآن پر ہوتی ہے۔

فرمایا جب حضرت مولانا سید سلیمان ندوی ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے تو یہاں کے حالات کو دیکھ کر نا امید ہو گئے تھے ایک دن تنہائی میں مجھ کو فرمانے لگے کہ ڈاکٹر صاحب! جو توقعات ہم لے کر آئے تھے وہ تو غلط ثابت ہوئیں۔۔۔

ع۔ غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔

یہاں اسلام کا نام لے کر آئے تھے مگر یہاں اسلام کی کوئی چیز نہیں، مغربی ذہنیت والی باتیں ہیں جو لوگ برسرِ اقتدار آگئے ہیں وہ صرف اسلام کا نام لیتے ہیں حالانکہ وہ اصل میں مغربی ذہن رکھتے ہیں، زندقہ اور الحاد کو لے کر آئے ہیں۔ اسلام کا صرف نام ہے پھر فرمایا۔ مگر نا امید ہونے کی بات نہیں اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو وجود بخشتے ہیں تو اس کی نشوونما بھی فرماتے ہیں۔ اور وہ نشوونما تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے بچہ پیدا ہوتا ہے اب اُس کے پاس اعضاء سب ہوتے ہیں مگر نہ اُس میں مکمل شعور ہوتا ہے، نہ صلاحیت ہوتی ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی خود اختیاری قابلیت ہوتی ہے مگر جب وہ بالغ ہوتا ہے تو جیسے اس کا حسب و نسب ہو، جیسی اس کی تعلیم و تربیت ہو جیسا اس کا ماحول ہو اس کے مطابق اُسکے جوہر کھلتے ہیں اب اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو وجود دیا ہے تو قانونِ فطرت وہی رہے گا۔ ابتدا میں تخریب کاریاں بھی ہوں گی اب یہ جو تم سب کچھ دیکھ رہے ہو۔ کچھ دنوں اور مدت تک یہ سب کھاد بن جائے گا تو جب تک نشوونما کی قوتیں نہ پہنچائی جائیں جب تک زمین میں صلاحیت نہ پیدا ہوگی اس وقت تک کچھ نہیں ہوگا تو کچھ دیر بعد پاکستان میں ایسا وقت آئے گا کہ اسلام سے مغایرت نہ رہے گی، منافقت بیگانگی مغربیت یہ سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ اور انشاء اللہ ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ اس سرزمین میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوگی، اس میں پودے پھوٹیں گے ان کی نشوونما ہوگی، شاخیں نکلیں گی، پھول نکلیں گے، پھل آئیں گے اللہ تعالیٰ کا قانون فطرت یہی ہے۔ باقی یہ دیر سے کیوں ہوگا یہ بھی قانون فطرت ہے اب اسمیں گفتگو نہیں کی جا سکتی۔

فرمایا عالم اسباب پر نظر جائے گی تو ہزاروں عیب نظر آئیں گے حکومت میں سیاست میں اہل علم سب میں نظر آئیں گے مگر دیکھنا یہ ہے کہ مشیت کس کی جاری ہے کیا کوئی سیاست، حکومت اس کی مشیت کے خلاف ہو سکتی ہے! بالکل نہیں۔ سب اس کی مشیت کے عین مطابق ہو رہا ہے۔۔ مثال اس کی یوں ہے جیسے قطب نما۔ اس کی سوئیوں کو چاروں طرف گھمایئے۔ اس کا رجوع اور اس کی توجہ مرکز کی طرف ہوگی اور اس کا قرار اسی طرف ہوگا۔ اسیطرح ایک صاحبِ ایمان ہے جس کے اندر ایمانی قوت ہے وہ ہزار مرتبہ متزلزل

باقی صفحہ ۱۸ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

لاہوری مرزائیوں کے لیے لمحہ فکریہ

مولانا تاج محمد مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی

مرزائیوں کا لاہوری فریق مرزا غلام احمد قادیانی کو حکم و عدل " تسلیم کرتا ہے۔ اور مسلمانوں سے ان کے حکم و عدل تسلیم کروانے کی ناکام و نامراد مذموم کوشش کرتا ہے۔ جب ان کو یوں جواب ملتا ہے کہ جناب! ملا جب مرزا صاحب کو حکومت ہی حاصل نہ تھی تو پھر حکم و عدل کیسے ہوئے؟ تو پھر گھبرانے سے ہوکر جواب دیا کرتے ہیں کہ ظاہری حکومت مراد نہیں بلکہ مرزا صاحب مسائل دینیہ میں حکم و عدل ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ اس ضمن میں ارشاد فرمائیں جماعت احمدیہ فریق لاہور کے لئے قابل قبول ہے۔

اگر مرزا صاحب کا فرمان لاہوری مرزائیوں کے لئے واقعی قابل قبول ہے۔ تو پھر ایک ہی ذات کے متعلق دو مختلف نظریات رکھنے کے کیا معنی؟ وفات مسیح کے عقیدہ کے بارے میں تو مرزا صاحب کے فرمان کو قبول کرتے ہو۔ اور ولادتِ مسیح کے عقیدہ کے بارے میں مرزا صاحب کے سخت مخالف ہو۔ یہ کیوں؟

مرزا صاحب کا عقیدہ

حضرت مریم کے حمل کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ " ہم قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ حمل محض خدا کی قدرت سے تھا۔ تا خدا تعالیٰ یہودیوں کو قیامت کا نشان دے "

مرزا صاحب اپنی کتاب " مواہب الرحمٰن " کے صفحہ پر لکھتے ہیں " یہ بات ہمارے عقائد میں داخل ہے کہ عیسیٰؑ اور یحییٰؑ " دونوں خرقِ عادت کے طور پر پیدا ہوئے۔ اور اس ولادت میں کوئی استبعاد عقلی نہیں ہے، خدا نے قرآن مجید میں دونوں کے قصوں کو ایک ہی سورت میں جمع کر دیا ہے۔ تاکہ پہلا قصہ دوسرے پر گواہ ہو "

پھر اسی کتاب کے صفحہ " پر لکھتے ہیں کہ " اہل بصیرت کے نزدیک دو ہی احتمال ہو سکتے ہیں۔ یا تو یہ کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کے کلمہ سے پیدا ہوئے۔ یا نعوذ باللہ یہ تسلیم کیا جائے کہ آپ ولد الحرام تھے۔ اور یہ بات ہم قرآن اور انجیل کے مطابق سمجھتے ہیں۔ پس تم کامیابی اور صدق کا راستہ مت ترک کرو "

اخبار " بدر " قادیان ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۳ پر مرزا صاحب کا قول درج ہے کہ " قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن باپ ہیں۔ اور اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ نے کمثل آدم جو فرمایا اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس میں بھی ایک عجوبہ قدرت ہے۔ جس کے واسطے آدم کی مثال کا ذکر کرنا پڑا "

" ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ مسیح بے باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا بڑی غلطی پر ہیں۔ ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی کو بے باپ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں "

(اخبار الحکم، قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

مرزا صاحب کی تحریرات کے مندرجہ بالا حوالجات سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے۔

(ا) جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ مانتے ہیں۔ وہ نیچری ہیں۔

(ب) ایسے لوگوں کا خدا مردہ خدا ہے۔

(ج) ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

(د) مرزا صاحب کے نزدیک ایسے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ہم قادیانیوں کے لاہوری فریق کے امیر اول مولوی محمد علی صاحب اور اُن کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مصنف "مجدد اعظم" کا ولادت مسیح علیہ السلام کے بارہ میں عقیدہ پیش کر کے لاہوری مرزائیوں سے استفسار کرتے ہیں کہ آیا وہ اپنے "حکم و عادل" کے نزدیک دائرہ اسلام کے اندر ہیں یا دائرہ اسلام سے خارج۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "حقیقت مسیح" کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ "اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم نے یہ کہیں نہیں کہا۔ اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ تو دعویٰ قرآن کریم میں یہ ذکر نہیں کہ مسیح بن باپ پیدا ہوئے بلکہ کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ملتی"

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "ولادت مسیح" کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ "قرآن کریم کی رو سے اللہ تعالیٰ کی سنت یہی معلوم ہوتی ہے کہ وہ مرد اور عورت کے مرکب نطفہ سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اور جب تک مرد کا نطفہ عورت کے رحم میں نہ پہنچے بچہ نہیں پیدا ہوتا۔ اور قرآن ہی میں یہ بھی صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ خدا کی جو سنت ہوا کرتی ہے وہ کبھی بدلا نہیں کرتی"

نیز "ولادت مسیح" کے صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں کہ "ہم کسی عورت کی نیکی کے ادعا کے باوجود کبھی نہیں مان سکتے کہ وہ بغیر کسی مرد کے حاملہ ہو گئی ہو۔ خواہ وہ عورت کتنی پارسا اور صاحب عفت و عصمت ہو۔ اور خواہ وہ بیت المقدس اور کعبہ کے اندر ہی رہتی ہو۔ وہ لاکھ دفعہ کہے کہ میں بغیر مرد کے حاملہ ہوئی ہوں مگر ہم اُسے جھوٹا ہی سمجھیں گے۔ دنیا کی کوئی عدالت خواہ مسلمان ہو یا عیسائی کبھی اس کے حق میں فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس ایک حاملہ عورت پر حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ ہم یہ سمجھیں کہ اس کا شوہر ضرور موجود ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ اس کا کوئی شوہر نہیں عرف عام میں اس کی عزت پر حملہ کرنے والا ... ٹھہرے گا۔"

اب مرزا غلام احمد کے اقوال کے بموجب ان کے نام نہاد "جلیل القدر" دو "صحابی" نیچری ٹھہرے۔ اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگئے۔ (دائرہ اسلام سے تو اسی دن سے ہی خارج ہوگئے جس دن قادیانی مذہب قبول کیا۔ البتہ یوں کہئے کہ دائرہ مرزائیت سے بھی خارج ہو گئے)

دوسری جانب بقول ڈاکٹر بشارت احمد "جو یہ کہتا ہے کہ اس (حضرت مریم) کا شوہر نہیں عرف عام میں اس کی عزت پر حملہ کرنے والا ٹھہرے گا" لیکن مرزا صاحب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بلا پدر مانتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا جی بقول ڈاکٹر بشارت احمد "حضرت مریم کی عزت پر حملہ کرنے والے ٹھہرے۔

مرزا صاحب وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر کرتے ہوئے تتمہ حقیقت الوحی" صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں کہ "یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کے متعلق ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا"

لیکن مرزا صاحب کے بیان کے بالکل خلاف مولوی محمد علی لاہوری اپنی تفسیر "بیان القرآن" کے صفحہ ۱۴۴۸ پر یوں رقمطراز ہیں کہ "یہ آیت نص صریح ہے اس بات پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا۔ نہ حضرت عیسیٰ آ سکتے ہیں"

اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزائیوں کا لاہوری فریق "مسیح موعود" "حکم و عادل" (یعنی مرزا غلام احمد) کے اس فیصلہ

باقی صفحہ ۱۵ پر

دارالافتاء

ایک من گھڑت کہانی کی تردید

بیان من سماحتہ شیخ عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز الرئیس العام لادارات البحوث العربیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد

ترجمہ:۔ سعید احمد جلالپوری

مورخہ ۲۴/۱۲/۱۴۰۲ھ بروز پیر کے اخبار "عکاظ" (شمارہ نمبر ۵۹۰۰) پڑھنے کا اتفاق ہوا جس میں کویت کے اخبار "سیاسیہ" کے حوالہ سے انہوں نے ایک خبر شائع کی ہے کہ:

محمد مصری نامی ایک شخص نے کہا ہے کہ مجھے بدھ کے دن غشی محسوس ہوئی۔ پھر اچانک یوں لگا کہ میں مرگیا ہوں۔ اور اسی روز مجھے دفن کر دیا گیا اور بروز جمعہ مجھے قبر سے نکال لیا گیا۔ اور میں نے قبر میں عجیب وغریب مشاہدات کئے۔" الخ

چونکہ یہ خبر بعض لوگوں میں رواج پا چکی، اور مشہور ہو چکی ہے اور لوگ اس اس کو سچا سمجھنے لگے ہیں جس کے پیش نظر میں نے اس کے بطلان (جھوٹے ہونے پر تنبیہ کرنا ضروری جانا......

حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ایسی من گھڑت کہانی ہے۔ جس پر کم از کم ایک عقل مند انسان تو اعتقاد نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ ایک واضح جھوٹ ہے۔ اور مصری نامی شخص اپنے خسیس (گھٹیا) اغراض کے پیش نظر اس کے دعوے کے لئے تیار اور آمادہ ہو گئے۔

کیونکہ یہ ایک واضح سی بات ہے کہ جو شخص اپنے گھر والوں، حکیم، اور حاملین جنازہ کی باتیں سن رہا ہو۔ حکیم اور اس پر موجود لوگوں سے اس کی حیات کیونکر مخفی رہ سکتی ہے؟ اور یہ بھی عجائبات میں سے ہے کہ ایک بے ہوش (دوران بے ہوشی کی تمام) آپ بیتی کو محفوظ رکھے۔

سنت اللہ یوں جاری ہے کہ ایسے تنگ و تاریک مقام (قبر) میں مدفون انسان اتنی مدۃ تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے علاوہ قبر میں فرشتے مردوں کے پاس آتے ہیں نہ کہ زندوں کے ہاں جب کہ فرشتوں کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ بھیجتے ہیں اور وہ زندہ اور مردہ کو خوب جانتے ہیں لہٰذا (اگر یہ محمد مصری نامی زندہ تھا تو) اللہ تعالیٰ نے زندہ کے پاس فرشتوں کو کیونکر بھیجا؟

پھر اس کذاب نے فرشتوں (منکر نکیر) کے وہ اوصاف بیان کئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرشتے نہیں بلکہ انسان تھے۔

علاوہ ازیں فرشتے میت کو اس کی حسنات و سیأت کی اطلاع کی غرض سے نہیں آتے (جیسے کہ اس مدعی کذاب کا دعویٰ ہے) بلکہ اس سے رب، نبی اور دین سے متعلق سوال کیلئے آتے ہیں اگر جواب صحیح پاتے ہیں تو اس کو انعامات سے اور جواب میں شک ہونے کی صورت میں عذاب دیتے ہیں۔

اس کے بعد عجیب و غریب مناظر کا تذکرہ تو محض غلط پروپیگنڈہ پر مبنی ہے۔ تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ یہ نجات یافتہ ہے جس سے اس کے ساتھ شفقت و نرمی کا برتاؤ کریں۔ اور اس کے مطالبات خوشی سے پورے کئے جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگوں میں میری شہرت ہو جائے گی تو ان (مناظر) سے متعلق معلومات کے لئے مجھے ہر جگہ بلایا جائے گا جس سے مجھے

(باقی صفحہ ۲۲ پر)

مقالہ

(محمد محسن ٹونکی)

کامل مومن کی شان

یَمَاثُ الْمُؤمِنُ کَمَا یَمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ

ترجمہ :- مومن نمک کی طرح پگھلتا ہے - (حضرت جابر بن عبد اللہ رض)

پگھلنے کے معنی گھلنے۔ حالت نازک ہونے اور بتدریج کمزور ہونے کے ہیں انسان مختلف صورتوں سے گھلتا ہے۔ ایک صورت اس کے گھلنے کی یہ ہے کہ وہ کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو اور اس کا معدہ اور جگر بیکار ہو گیا ہو ایک اور صورت یہ ہے کہ تنگدستی کے سبب اُس کے جسم کو خاطر خواہ غذا نہ ملے۔ ایک تیسری صورت یہ ہے کہ وہ رنج و غم اور افکار پریشان میں گھرا ہوا ہو۔ کیونکہ جو ششِ افکار بھی انسان کو گھلا کر رکھ دیتی ہے۔ یہ سب گھلنے کی مختلف صورتیں ہیں

مومن ان تمام صورتوں میں گھلتا ہے۔ ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن حدیثِ گرامی مومن کے گھلنے کا جو مفہوم خاص پیش کر رہی ہے وہ ان تمام صورتوں اور حالتوں سے بالاتر ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن درحقیقت اُس وقت گھلتا ہے جب کوئی چیز اس کی مومنانہ شان کے خلاف ہو جب اس کے جذبۂ ایمانی کو ٹھیس لگائی جائے اور اس کی غیرتِ حق کو للکارا جائے۔ ہر ہراساں ماحول۔ ہر ملحدانہ گردوپیش۔ ہر مہلک اور زہریلی فضا اُس کے لئے تنفس گداز ہوتی ہے وہ ایسی فضا اور ماحول میں گھلتا ہے۔ جلتا ہے۔ دل ہی دل میں کڑھتا ہے، بھنبھناتا اور پیچ و تاب کھاتا ہے۔ اُس کی جان جوکھوں میں پڑ جاتی ہے۔ یوں سمجھئے کہ جان پر بن آتی ہے۔ آخر مومن کی جان پر کیوں بن نہ آئے :

ے حسن نے جب شکست کھائی ہے
عشق کی جان پر بن آئی ہے

جب خلل دماغی کی وجہ سے سرِ شب چراغ گورِ شب چراغ بجھ بیٹھے۔ اور مور بے مایہ سلیمان اقتدار کا مدعی ہو تو مومن گھلتا ہے جب کتاب و سنت کی صریح خلاف ورزی ہو رہی ہو۔ جب سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کوئی کذّاب اٹھ کھڑا ہو (نعوذ باللہ من ذلک) جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کی واحد شخصیت کے سوا کوئی مسیح موعود سمجھا جانے لگے (نعوذ باللہ مِنْ ذلک) اور جب بے حیائی اور فحاشی معاشرہ میں کاروبار کرنے لگے۔ تو ان تمام روح فرسا حالات میں بھی مومن گھلتا ہے۔ اُس کا خون کھولنے لگتا ہے۔ اور پھر جوئے خون کی شکل میں آنکھوں سے بہتا ہے۔ وہ پیچ و تاب تو کھاتا ہے۔ مگر بے اختیار ہوتا ہے، اُس کی کچھ پیش نہیں جاتی وہ اصلاح پر قادر نہیں ہوتا۔

مومن کا گھلنا اور پگھلنا بے سود اور رائیگاں نہیں ہوتا۔ یہ لاوا پگھلتا ہی نہیں۔ آتش فشاں بن کر پھٹتا ہے۔ اور مزاجِ روزگار میں تلخی اور شورش پیدا کر دیتا ہے۔ ہزاروں سال پہلے۔ دریائے فرات کے کنارے۔ میدانِ کربلا میں اہلِ ایمان کا ایک بے سرو سامان قافلہ پگھلا ہی تو تھا۔ پگھلنے کی وجہ یہ تھی کہ اُس نے اس وقت کے جابر اور فاسق و فاجر اقتدار کو تسلیم نہیں کیا۔ اور اس کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ اس کے حق میں ووٹ نہیں دیا۔ یہاں تک کہ یہ پروانے بڑھ بڑھ کر گر گر کر قربان تو ہو گئے مگر شمعِ حرم کی لَو بڑھ گئی۔ غرض مومن کی شان یہ ہے کہ وہ محبتِ حق میں منجمد نہیں رہتا پگھلتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض کے الفاظ میں اصحاب

مقالہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ ابھری ہوئی صفت یہ تھی کہ۔ دَارَتْ حَمَالِیقُ عَیْنَیْهِ کَاَنَّهٗ مَجْنُوْنٌ

(الادب المفرد)

یعنی وہ اپنے اندر دین کے لئے شدید غیرت اور محبت رکھتے تھے۔ خلافِ حق بات کی خواہش یا مطالبہ پر اُن کا پارہ چڑھ جاتا۔ آنکھوں کی پتلیاں ناچنے لگتیں گویا کہ وہ دیوانے ہو گئے ہیں۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ گھبلے ہوئے مومن کو منجمد کرنا پڑتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہؓ جیسے جلیل القدر صحابی اور سپہ سالارِ اسلام نے جب ایک اعرابی سے یہ کہا کہ۔

تَعَالَ نُؤْمِنُ بِرَبِّنَا سَاعَةً۔

ترجمہ :- آؤ تھوڑی دیر ہم اپنے رب پر ایمان لائیں۔

تو وہ گھبل اُٹھا اور دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر بطور شکایت کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ ذرا ابن رواحہؓ کو دیکھئے۔ یہ لوگوں کو زندگی بھر ایمان رکھنے کے بجائے تھوڑی دیر کے ایمان کی دعوت دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ٹھنڈا کرتے ہوئے فرمایا۔ "اللہ ابن رواحہؓ پر رحمت نازل فرمائے۔ اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے ہم تجدید ایمان کرلیں۔ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں اور سنائیں۔ دینی معلومات بڑھائیں۔ وہ دینی اجتماع کی تمہیں دعوت دے رہے ہیں۔ اُنہیں اُن مجالس سے محبت ہے جن پر ملائکہ فخر کرتے ہیں۔" (مسند احمد)

(عن انس رضؓ)

مختصر یہ کہ جمود و بے حسی کا نام مومن نہیں بلکہ مومن نام ہے۔ حرارت، تپش۔ تڑپ۔ گرم جوشی اور عزم متین کا جوان صفات کے ساتھ زمانہ کے حالات و کوائف کو منقلب اور متغیر کر دیتا ہے۔۔

حدیث گرامی میں تشبیہ نمایاں ہے۔ یہ تشبیہ حال ہے۔ مومن کا حالِ زار۔ اُس کا اضطراب اور سوز و گداز مشبّہ ہے۔ اور نمک کا گداز مشبّہ بہ ہے۔ نمک پانی میں صرف گھلتا ہی نہیں۔ اُس کے ذائقہ کو متغیر کر کے کھاری اور تلخ بھی کر دیتا ہے۔ یعنی گھلنے کے ساتھ ساتھ تغیّر اور انقلاب بھی نمک کی صفت ہے اور یہی صفت مومن کے اندر بھی ثابت ہے لہٰذا گداز، تغیّر اور انقلاب وجہِ شبہ ہے۔ دیکھئے مشبّہ اور مشبّہ بہ کے درمیان کیسی کامل درجہ کی مطابقت پائی جاتی ہے۔ یہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتارِ گلفشاں ہے۔ یہ زبان وحی ترجمان سے نکلی ہوئی تشبیہ ہے۔ اس میں حقیقت ہی حقیقت اور مغز ہی مغز ہے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ

کے قلم سے عہد حاضر کی مستند تاریخ

سوانح

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کاندھلوی

عہد حاضر کی انقلاب آفریں شخصیت عارف باللہ جامع قدیم و جدید حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کاندھلوی کے حالات زندگی ان کا علمی و روحانی تشخص ان کے نمایاں صفات انداز تربیت نوازش و جامعیت اور تعلق باللہ و عشقِ نبویؐ خلوص و محبت، فیضِ دائم اور معرفتِ سلوک کا ایمان افروز و دل آویز تذکرہ، ایک دل آویز شخصیت کا ذکر ایک صاحبِ دل شخصیت کے قلم سے۔ نوٹ :- انشاء اللہ عنقریب عمدہ طباعت و کتابت کے ساتھ شائع ہونے والی ہے۔

ناشر:

فضل ربی ندوی، مجلس نشریات اسلام

اے۔۳ ناظم آباد نمبر(۱) کراچی ۱۸

آفتاب نبوّت کا غروب اور قصرِ نبوّت کی تکمیل

تحریر:۔ علی اصغر چشتی ایم اے۔ ایل ایل بی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حجۃ الوداع

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ جتنے مقاصد وابستہ تھے وہ تمام کے تمام نہایت ہی اچھے انداز سے پورے ہو گئے۔ پوری دنیا میں توحید کا ڈنکا بجنے لگا۔ انسانیت جو ابھی تک نقطۂ عروج کی تلاش میں تھی۔ اپنی آخری حد پر پہنچ گئی۔ بت پرستی کی وجہ سے نفسِ انسانی میں جو آلودگی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ ختم ہو گئی۔ امت کے دل نورِ ایمان سے منور ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کا پاک گھر جو کئی سالوں سے بتوں کا آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ بتوں کی گندگی سے پاک ہو گیا۔ مخالفین کی وہ طاقت جسے وہ اہلِ ایمان کے خلاف صرف کرنے میں مصروف تھے تقریباً ختم ہو گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو معاشرہ میں وہ مقام حاصل ہوا۔ جس کے متعلق وہ ابتدا میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ مسلمانوں کا وہ شوق جسے وہ کئی سالوں سے اپنے سینوں میں لئے پھر رہے تھے۔ بھڑک اٹھا۔ تعلق، محبت اور عشق کے مدارج طے کرنے کے بعد وہ جنون کی منازل طے کر رہا تھا۔ اور اب اس کا فطری تقاضہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ وہ منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔ بقول شخصیکہ

یہ تمنا ہے کہ میں ایک بار ہی جاؤں وہاں
سر رکھوں قدموں پہ کر کے آہ مرجاؤں وہاں

چنانچہ رب العالمین نے اپنے برگزیدہ بندے کو اپنے اس بلاوے سے پہلے حج کی اجازت عطا فرمائی۔ تاکہ آپؐ اپنی امت کو آخری نصیحت اور وصیت کرلیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حج

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرما لیا۔ یہ سن کر لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ مدینہ کے اطراف سے انبوہ در انبوہ خلقت مدینہ طیبہ میں جمع ہو گئی۔

ذی الحلیفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ لبیک اللھم لبیک کا ترانہ بلند فرمایا۔ اور مکہ معظمہ کی جانب احرام کے ساتھ بڑھنے لگے۔ جب مکہ معظمہ کے قریب پہنچے۔ تو ذی طویٰ میں تھوڑی دیر کے لئے آرام فرمایا۔ پھر اس پوری جمعیت کے ساتھ (جو آپؐ کے ساتھ تھی) مکہ میں داخل ہوئے۔ کعبۃ اللہ کا طواف فرمایا۔ پھر صفا و مروہ کے۔ پہاڑوں پر تشریف لے گئے۔ کلمات توحید و تکبیر ادا کرتے رہے۔

آٹھویں ذی الحج کو قیامگاہ مکہ سے روانہ ہو کر منیٰ ٹھہرے۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں منیٰ میں ادا فرمائیں۔ نویں ذی الحج کو طلوعِ آفتاب کے بعد وادیٔ نمرہ میں آکر اترے۔ دن ڈھلنے کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر عرفات تشریف لائے۔ پورے کا پورا میدان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر ایک زبان تکبیر و تہلیل اور تحمید و تقدیس الٰہی میں مصروف تھی۔

اس وقت ہزاروں فرزندانِ توحید احکام الٰہی کی تعمیل

میں مصروف تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑی پر چڑھ کر اور قصواء پر سوار ہو کر وہ خطبہ دیا۔ جس کا ہر ہر حرف اور ہر ہر جملہ سونے کے ساتھ لکھنے کے قابل ہے۔ آپؐ نے اپنے اس الوداعی خطبہ میں قرآن مجید پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ مسلمانوں کو بتایا۔ کہ وہ باہمی حقوق اور ایک دوسرے کی جان و مال اور عزت کا ہمیشہ کے لئے خیال رکھیں۔ اپنے ماتحتوں اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق کا پاس رکھیں۔ امت مسلمہ کے ہر ایک فرد کو تبلیغ اور اشاعت اسلام کا ذمہ دار قرار دیا۔

انہیں وہ اصول بتائے۔ جنہیں اپنا کر مسلمان دین و دنیا میں سربلندی حاصل کر سکتا ہے۔ جب آپؐ اس خطبہ سے فارغ ہوئے۔ اسی وقت اسی جگہ اس آیت کا نزول ہوا۔

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا۔ میں نے تمہارے لیے اسلام کا دین ہونا پسند فرمایا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

قربانی کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کئے۔ جب کہ سینتیس اونٹ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کی طرف سے ذبح کئے۔ قربانی سے فراغت پا کر آپؐ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا۔ قربانی اور طواف میں سب حضرات نے آپؐ کی اقتدار کی۔ طواف وداع کرنے کے بعد آپؐ نے لوگوں کو تیاری کا حکم فرمایا۔ اور مدینہ طیبہ روانہ ہو گئے۔

غدیر خم پہنچ کر آپؐ نے ایک فصیح خطبہ دیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ"

یعنی جس کو میرے ساتھ محبت ہے اس کو علیؓ سے بھی محبت ہونی چاہیے۔ اے اللہ جو علی سے محبت رکھے۔ آپ اُسے محبوب رکھئے۔ اور جو ان سے عداوت رکھے۔ آپ اسے مبغوض رکھئے"

☆ ☆ ☆ ☆

ذوالحلیفہ پہنچ کر رات کو وہیں قیام فرمایا۔ سواد مدینہ پر نظر پڑی۔ تو تین بار تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا۔

"لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ آئبون تائبون، عابدون، ساجدون لربنا حامدون، صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ"

خدا بہت بڑا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ سلطنت اور مدح و ستائش اسی کے لئے ہے۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ لوٹ آنے والے توبہ کرتے ہوئے عبادت کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی مدح و ستائش میں مشغول ہو کر اسی کے سامنے جھکتے ہوئے، خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندہ کی نصرت کی اور تمام قبائل کو تنہا شکست دی۔

آفتابِ نبوت کا غروب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العالمین نے جو پیغام دے کر بھیجا تھا۔ آپؐ نے اُسے لوگوں تک پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ جس مشن کے لئے آپ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اور جس کو کمال تک پہنچانے کے لئے آپ نے ہزار ہا تکالیف و مصائب برداشت کئے۔ وہ ہر لحاظ سے مکمل ہو گیا۔ اور ایک ایسی امت تیار ہو گئی۔ جو منصب نبوت پر فائز ہوئے بغیر نبوت کی ذمہ داریاں انجام دے سکتی تھی اسی کے ساتھ رب العالمین نے دین اسلام کی اساس اور ایمان و یقین کے سرچشمہ (قرآن مجید) کی حفاظت اور بقا کی ذمہ داری بھی لے لی۔ مزید برآں پورے عالم میں اس دین کی اشاعت کے کھلے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے کو وصال حق کی اجازت عطا فرمائی۔ حجۃ الوداع کے بعد آپؐ سے ایسی باتیں ظاہر ہوئیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا تھا۔ کہ اب آپؐ مزید اس دار فانی میں رہنا نہیں چاہتے۔ منبر پر بیٹھ کر آپؐ نے فرمایا۔ میں تم سے آگے جانے والا ہوں۔ اور تمہاری شہادت دینے والا ہوں۔

اب تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہو گی۔ میں اپنے کو اس مقام پر کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ نہیں۔ کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ مگر مجھے یہ ڈر لاحق ہے۔ کہ تم حصول دنیا میں ایک

دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو۔

مرض کی ابتدا

۲۹ صفر کو آپ ایک جنازہ سے واپس آ رہے تھے۔ کہ اچانک سر میں درد شروع ہو گیا۔ پھر بخار ہونے لگا۔ بعد میں بخار سخت ہو گیا۔ اس وقت آپؐ کا قیام حضرت میمونہ رضؓ کے گھر میں تھا۔ آپ نے تمام ازواج مطہرات کو طلب فرمایا۔ اور ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنے کی اجازت چاہی۔ سب راضی ہو گئیں۔ آپؐ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے۔ بیماری بتدریج بڑھتی گئی۔ تیرہ چودہ دن اسی طرح گذر گئے۔

آخری دن آپ نے صبح کے وقت وہ پردہ اٹھایا۔ جو مسجد اور گھر کے درمیان حائل تھا۔ تھوڑی دیر تک صحابہ کرام رضؓ کا نظارہ کیا۔ چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی۔ دن چڑھا تو حضرت فاطمہؓ کو بلایا۔ سرگوشی فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضؓ نے آپؐ کی حالت کو دیکھ کر کہا۔ آہ۔ کتنا کرب ہے۔ فرمانے لگے۔ تیرے باپ کو آج کے بعد کوئی کرب نہ ہوگا۔ اس کے بعد اہل بیت میں سے ایک ایک کو بلاتے رہے۔ اور نصیحت فرماتے رہے۔ اس موقع پر فرمایا، "الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم" اس کے بعد نزع کی حالت طاری ہوئی۔ چہرہ مبارک کا رنگ کبھی سرخ ہوتا کبھی زرد ہو جاتا۔ زبان مبارک سے فرماتے تھے۔

"لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات"

عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضؓ کے ہاتھ میں تازہ مسواک دیکھ کر آپؐ کی نظر اس پر جمنے لگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے اپنے دانتوں سے مسواک کو نرم بنا دیا۔ آپؐ نے مسواک کرنے کے بعد ہاتھ کو بلند فرمایا۔ اور زبان سے یہ الفاظ ادا فرمائے۔

اللھم الرفیق الاعلٰی اسی وقت ہاتھ لٹک گیا اور پتلی اوپر کو اٹھ گئی۔ جسم اطہر سے روح انور نے پرواز کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون یہ مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ تاریک دن، سب سے بڑا صدمہ اور پوری انسانیت کا سب سے بڑا سانحہ تھا۔ حضرت انس و ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے۔ اس دن مدینہ کی ہر چیز آپؐ کی مبارک آمد سے روشن اور منور ہو گئی تھی۔ اور جس دن آپؐ اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ تو مدینہ کی ہر چیز تاریک ہو گئی۔ ام ایمن زار و قطار رو رہی تھیں۔ لوگوں نے دریافت کیا۔ تو کہنے لگیں۔ مجھے معلوم تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالآخر اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔ لیکن میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ ہم سے ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

ختم نبوت

موقعہ کی مناسبت سے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ "ختم نبوت" کے موضوع پر جو ہمارا اصل موضوع ہے۔ اپنے مضمون کو ختم کر دوں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے انبیاء کرامؑ کا جو روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام تک اس میں انداز اور اسلوب کے لحاظ سے یکسانیت رہی۔ ہر ایک نبی ایک مخصوص علاقے مخصوص قوم اور مخصوص اہل زبان تک محدود تھا۔ کسی نے بھی اپنی آفاقیت اور عمومیت کا اعلان نہیں کیا۔ ہر ایک اپنے محدود فرائض ادا کرتا رہا۔ اور دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ عیسٰی علیہ السلام کی تعلیمات اگرچہ کچھ وسعت کی حامل تھیں۔ تاہم ان کی حیثیت محدود تھی۔

انسانیت اور نبوت کی ہمسفری

حضرت آدم علیہ السلام جو نسل انسانی کی بنیاد ہیں۔

سیرت النبی ؐ

ان کی تخلیق کے ساتھ ہی انسانیت نے اپنا طویل سفر شروع کر دیا۔ اور انبیاء کرام کے ساتھ ساتھ اپنے ارتقا کی منازل طے کرتا رہا۔ دورِ عیسوی تک اگرچہ انسانیت کا یہ سفر پہلے کے مقابلے میں کافی آگے بڑھ چکا تھا۔ تاہم اسے کمال کی وہ چوٹی ابھی تک نہیں ملی تھی۔ جس کے لئے اسے اتنے مدارج اور منازل طے کرنے پڑے تھے۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جس چیز کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس کی انتہا بھی ہوتی ہے۔ یہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ کہ ابتدا ہو اور انتہا نہ ہو۔ یا اس کے برعکس انتہا ہو اور ابتدا نہ ہو۔ ایک مسافر ہی کو لیجئے۔ جب وہ اپنا سفر شروع کرتا ہے۔ تو اپنے ذہن میں اپنے سفر کے ابتدا کے ساتھ ہی ایک مخصوص مقام کو منزلِ مقصود قرار دیتا ہے۔ جہاں پہنچ کر وہ آگے بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ اور اپنے سفر کو ختم کر دیتا ہے۔ وہ مسافر عقلمند نہیں سمجھا جا سکتا۔ جس کی کوئی منزل مقصود نہ ہو۔ میرے نزدیک اس شخص سے بڑھ کر کوئی بے وقوف نہیں ہو سکتا جو اپنے گھر سے بغیر سوچے سمجھے نکل کر کسی جانب چل پڑے۔ نہ اس سفر سے اس کا کوئی مقصد وابستہ ہو اور نہ اس کے ذہن میں منزل مقصود ہو۔ اب ظاہری بات ہے۔ کہ اس صورت میں یا تو اسے لامحالہ اپنے لئے منزل مقصود متعین کرنا ہوگی اور یا اپنے سفر کو جاری رکھتے ہوئے موت کے گھاٹ سے اتر کر آٹومیٹکل منزلِ مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اسی طرح جب ایک بھوکا شخص کھانا کھانا شروع کر دیتا ہے۔ تو پیٹ بھر جانے کے بعد خواہ وہ پہلے کتنا ہی بھوکا کیوں نہ ہو۔ ہاتھ کھینچ لیتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے۔ تو اس کو بھی وہی خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ جو مثال بالا میں مسافر کے لئے بیان ہوا۔ جون جولائی کے مہینے میں بھی شدت سے پیاس محسوس کرنے والے شخص کو ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے دو تین گلاس پینے کے بعد گلاس رکھنا ہی پڑتا ہے۔

انسان معصوم اور ضعیف بچہ کی شکل میں اپنی زندگی کی ابتدا کرتا ہے۔ پھلتا پھولتا ہے۔ بڑھ کر جوان ہوتا ہے۔ ادھیڑ پن آ جاتا ہے۔ بال بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔ اور بالآخر اپنی دنیاوی زندگی کی انتہا تک پہنچ کر موت کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے۔

بہر حال یہ ہم میں سے ہر ایک کا ذاتی تجربہ اور کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ جس چیز کے لئے ابتدا کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ اس کے لئے انتہا کا ہونا بھی اسی طرح ضروری ہوتا ہے۔

انسانیت اور نبوت کی ایک ساتھ ابتدا ہوئی تھی۔ دونوں کا سفر برابر جاری رہا۔ مل کر سفر کرتے رہے۔ اور اپنے اپنے نقطۂ عروج کی تلاش میں پھرتے رہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی دور تک ان کا سفر بڑی حد تک پورا ہو چکا تھا۔ اور اب ان کے اس طویل سفر کا فطری تقاضہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ انہیں جلد از جلد منزل مقصود مل جائے۔ اور جس چوٹی کے سر کرنے کے لئے انہوں نے اپنا سفر شروع کیا تھا۔ وہ اب ان کے زیر دامن آ جائے۔

اس فطری تقاضہ کو مدنظر رکھتے ہوئے رب العالمین نے حضرت آدم علیہ السلام سے جو روشن سلسلہ قائم فرمایا تھا۔ اُسے نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر لا کر ختم کر دیا۔ اور یہ اعلان کر دیا "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کا ہونا پسند فرمایا ہے۔ اور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ التسلیم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول اور انبیائے کرام کے روشن سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں

بقیہ :- لاہوری مرزائیوں کیلئے لمحۂ فکریہ

کو جو مرزا صاحب نے "اربعین" نمبر ۳ حاشیہ صفحہ ۳۴ پر کیا ہے۔ تسلیم کرے گا کہ

"ہر شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حالت میں مجھے حکم بھی ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک نزاع کا مجھ سے فیصلہ بھی چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ تم اس میں نخوت۔ خود پسندی۔ خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

قومی اخبارات کا مطالعہ

قادیانی اب بھی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں

لاہور ۱۹ / جنوری (مشاف رپورٹر) چودھری رحمت الٰہی نے نے کہا ہے کہ قادیانیوں سے متعلق دستوری ترمیم کے تقاضے ابھی تک پورے نہیں کئے آج ایک ملاقات میں انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں جو قانون بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا وہ قانون اب تک نہیں بن سکا انہوں نے کہا کہ اس وقت یہ بھی طے پایا تھا کہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا لیکن قادیانی اب بھی کلیدی آسامیوں پر کام کر رہے ہیں پچھلی حکومت انہیں کلیدی اسامیوں سے نہیں ہٹا سکی تھی اور موجودہ حکومت بھی ایسا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ ممتاز عالم علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ قادیانی ۷۳ء کے آئین کو ختم کرنے کی سازش کر رہے ہیں کیونکہ اس میں انہیں اقلیت قرار دیا گیا ہے اور اس کے لئے وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں نے تقریباً تمام محکموں میں کلیدی آسامیوں پر قبضہ جما رکھا ہے جہاں وہ اپنے ماتحتوں کو مرزائی بنانے کے لئے تبلیغ بھی کر رہے ہیں اور حال ہی میں ربوہ میں ہونے والے اجتماع میں انہوں نے اپنے ماتحتوں کو زبردستی چھٹیاں کروائیں علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا ہمارے پاس ایسے اداروں کی فہرستیں ہیں جن میں مرزائی کلیدی آسامیوں پر کام کر رہے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ کس طرح ۷۳ء کے آئین کو ختم کرنے کے درپے ہیں لیکن انہیں یہ جان لینا چاہئیے اور اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان میں وہ کوئی گڑ بڑ کرنے کی کوشش کریں تو اس کا نقصان بالآخر انہیں ہی پہنچے گا۔ مجلس شوریٰ کے رکن اور جمعیت اہل حدیث کے مرکزی رہنما میاں فضل حق نے کہا ہے کہ اس ملک میں قادیانیوں کی کسی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ ۷۳ء کے آئین کے مطابق وہ اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں اس لئے انہیں اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کی بجائے کوئی دوسرا نام دینا چاہیئے کیونکہ مسجدیں مسلمانوں کی عبادت گاہیں ہیں انہوں نے حکومت پہ زور دیا کہ وہ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فی الفور علیحدہ کرے اور ۷۳ء کے آئین میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے تقاضوں کو پورا کیا جائے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۸۳ء)

قادیانی سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں اپنے اثر و رسوخ کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں

کراچی ۲۱ / جنوری (پ ر) جماعت اتحاد المسلمین کراچی کے جنرل سیکرٹری مولانا اظہر عبقی نے ایک بیان میں سرکاری اور کلیدی

قومی اخبارات کا مطالعہ

عہدوں پر قابض قادیانیوں کی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ قادیانی عناصر سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں اپنے اثر و رسوخ کا ناجائزہ استعمال کر کے وسیع پیمانے پر ملکی سرمائے کے ضیاع اور قومی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہے ہیں اس کی تازہ ترین مثال لائف انشورنس کا قومی ادارہ ہے جس کے گروپ انشورنس کے شعبہ میں قادیانیوں کا گروہ بے حد سرگرم ہے کیونکہ اس شعبہ کے سربراہ بھی قادیانی ہیں۔ جنہوں نے حال ہی میں ایک میٹرک پاس قادیانی کو ناجائز ذرائع اور دھاندلی کے ذریعہ مشرق وسطیٰ میں گروپ انشورنس کا سربراہ مقرر کیا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی ۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء)

ربوہ میں لو اسٹوری

۱۷ افراد بھارتی فلم دیکھتے ہوئے گرفتار

چنیوٹ ۲۱ جنوری (نامہ نگار) پولیس نے گزشتہ شب اچانک چھاپہ مار کر ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کے ریڈر نعیم چوہان کے گھر سے سترہ افراد کو وی سی آر پر بھارتی فلم "لو سٹوری" دیکھتے ہوئے موقع پر گرفتار کر لیا ملزمان کے خلاف ۱۸ موشن پکچرز آرڈیننس اور کسٹم ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کر کے وی سی آر رنگین ٹیلی وژن سیٹ اور کیسٹ قبضہ میں لے لئے ہیں۔ ملزمان میں نعیم چوہان، غلام شبیر، غلام مصطفےٰ نصیر احمد، مبشر احمد، اسحاق طاہر، محمود نصر اللہ، عبدالحمید بشارت خالد اور صدیق شامل ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ ۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء)

قادیانیوں کے سربراہ کے استقبالیہ میں شرکت پر ردعمل

وہاڑی ۲۴ جنوری (نمائندہ جسارت) کسان بورڈ تحصیل وہاڑی کے جنرل سیکرٹری چوہدری عبدالرزاق ایڈووکیٹ نے قادیانیوں کے سربراہ کے استقبالیہ میں بعض مسلمانوں کی شرکت پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ان کی تقریب میں شمولیت کر کے ان مسلمانوں نے غیرت ایمانی کا ثبوت نہیں دیا۔ ان سامراجی گماشتوں نے قبلۂ اوّل کے سقوط کے وقت گھی کے چراغ جلا کر اسلامیان عالم کے سینوں پر مونگ دلے ہیں۔ بیان میں اس آئین اور دیگر غیر مسلم اقلیت سے کہا گیا ہے کہ وہ صدق دل سے اپنی اس حیثیت کو قبول کر کے پاکستان کے وفادار شہری بن کر رہیں اور مسلمان اکثریت کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے سے احتراز کریں۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت کراچی ۲۵ جنوری ۱۹۸۳ء)

قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہلانا آئین کی کھلم کھلا بغاوت ہے

لاہور ۱۸ جنوری (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مولانا کریم بخش علی پوری اور جمعیت اشاعت توحید و سنت پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد حسین ہزاروی نے اپنے بیانات میں قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی حالیہ سرگرمیوں کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی اسلام دشمن کارروائیوں کا سد باب کرنے کے لئے سخت سزائیں دی جائیں۔ انہوں نے مرزا طاہر کی تقریر کو گمراہ کن قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہلانا آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ (بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۸۳ء)

قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے

رحیم یار خان ۲۴ جنوری (نامہ نگار) تحریک طلبہ اسلام کے ضلعی جنرل سیکرٹری سردار محمد اعوان نے طلبہ برادری سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی ۲۵ جنوری ۱۹۸۳ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائیگی، علامہ کریم بخش علی پوری

لاہور ۲۰ / جنوری (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت مرزائیوں کی سازش اور ریشہ دوانیوں کی سرکوبی کے لئے ملک اور بیرون ملک کام کر رہی ہے اور مرزائیوں کی سرکوبی کرنے کے لئے حکومت کو ان کی سازشوں سے بروقت آگاہ کرتی رہتی ہے۔ یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ کریم بخش علی پوری نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قیام ہی سے ایک غیر سیاسی ادارہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہے اور اسے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے جنوبی افریقہ میں مرزائیوں کی ایک گہری سازش کو ناکام بنایا ہے۔ انہوں نے لاہور میں مرزائیوں کی حالیہ سرگرمیوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر مرزائیوں کے خلاف مؤثر کارروائی کی جاتی تو مرزائیوں کو اس کی جرأت نہ ہوتی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ملک میں تمام کلیدی اسامیوں پر تعینات مرزائیوں کو فوری طور پر ہٹایا جائے۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی عبادت اور دیگر امور میں مداخلت سے باز رکھا جائے۔ اور مرزا طاہر احمد کا فوری نوٹس اور محاسبہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ مرزائیوں کے رسالے الفضل کا ڈیکلریشن بھی فوری طور پر منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے مرزا طاہر احمد کی اس جسارت پر سخت احتجاج کیا ہے جس میں انہوں نے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد مرزائیوں کو مسلمان قرار دینے کی کوشش کی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۲۱ / جنوری ۱۹۸۳ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت کی صوبائی عاملہ کا اجلاس

کوئٹہ، ۲۱ / جنوری (اسٹاف رپورٹر) مجلس تحفظ ختم نبوت کی صوبائی مجلس عاملہ کا اجلاس قائمقام امیر چودھری محمد طفیل احرار کی صدارت میں ہوا جس میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر غور کیا گیا۔ دیگر امور بھی زیر بحث لائے گئے اجلاس نے قرار دادوں کی تیاری کے لئے سبجیکٹ کمیٹی قائم کر دی جس کے ارکان حاجی سید سیف اللہ خلیل احمد اور نعمت اللہ خان ہیں اجلاس نے سب کمیٹی جس کے ارکان سابق وفاقی وزیر حاجی محمد زمان خان اچکزئی حاجی سید سیف اللہ، حاجی شاہ محمد اور حاجی رفیق حبشی ہیں کی رپورٹ کی توثیق کر دی اجلاس نے ضلع سبی میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تنظیم نو کے لئے حاجی داؤد خان، قلات میں در محمد مینگل رودالائی میں قاری دین محمد قلعہ سیف اللہ میں مولوی شفیق دولت زئی چمن میں حاجی عبدالعزیز اور کچھ میں مولانا عبدالمالک کو کنوینر مقرر کرنے کے فیصلے کی توثیق کی دیگر انتظامی امور کے علاوہ دارالعلوم اکوڑہ خٹک کے مولانا عبدالحلیم اور مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر کے لڑکے کی وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کوئٹہ ۲۲ / جنوری ۱۹۸۳ء)

بقیہ :- افادات عارفی

ہو، ہزاروں پریشانیاں آئیں، مصیبتیں، آئیں مگر جونہی اس کو سکون ہوگا فوراً توجہ الی اللہ ہوگی، ایمانی تقاضے ابھر آئینگے کیوں کہ اس کی خاصیت ہی یہی ہے کہ وہ اپنے مرکز کی طرف ضرور متوجہ ہوتا ہے ہم لوگوں کے پاس جو ایمانی قطب نما ہے اس کا رجوع ہمیشہ مرکز کی طرف ہونا چاہیئے۔

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

تحریر:۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی

رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں ساتویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

بسلسلہ ۹۔ حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام امّۃ کا اجماعی عقیدہ ہے

امام تورپشتی کا عقیدہ

الامام الحافظ العارف الزاہد المحدث الفقیہ شہاب الدین ابو عبداللہ فضل اللہ بن الامام تاج الدین ابی سعید الحسن بن حسین بن یوسف، التورپشتی الحنفی (۶۳۰ھ) نے اپنے رسالہ "المعتمد فی المعتقد" کے دوسرے باب کی ۱۰ویں فصل میں علاماتِ قیامت کا ذکر فرمایا ہے، جس میں ظہور مہدی، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم اور خروج یاجوج ماجوج وغیرہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ پر مفصل بحث فرمائی ہے اس ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:

و ازیں آیات بعضے آنست کہ بنص قرآن ثابت شدہ است و بعضے دیگر باحادیثے کہ بحد تواتر رسیدہ ازاں وجہ کہ تواتر در جنس آں ثابت است ۔ (صفحہ ۱۵۳)

ان علاماتِ قیامت میں سے بعض نص قرآن سے ثابت ہیں اور بعض ایسی احادیث سے جو تواتر کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں بایں طور کہ تواتر ان کی جنس سے ثابت ہے۔

اور خروج دجال کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

و بعد از ظہور دجال و افساد وے در زمین نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام از آسمان ۔ و باحادیث درست از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ است کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت از آسمان فرو آید زندہ، و دجال را بکشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وے از اہل شرک، خاصہ جہوداں کہ دعویٰ کردہ اند کہ ما عیسیٰ را علیہ السلام بکشتیم و صلب کردیم پاک کند ۔ (صفحہ ۱۶)

اور دجال کے ظاہر ہونے اور زمین میں فساد پھیلانے کے بعد آسمان سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ اور احادیث صحیحہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قرب قیامت میں آسمان سے زندہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور زمین کو اس کے خبث و فساد سے اور اس کے متبعین اہل شرک خصوصاً یہودیوں کے وجود سے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کردیا اور سولی چڑھا دیا ہے، پاک کریں گے۔

اس کے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام کی حکمتیں ذکر فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

و حال وصف وے ہم براں نمط کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد عیاناً با اصل قرن نماید ۔ و تاکید حجت بر اہل شرک و طغیان ۔ و زیادہ کردن یقین در دلہائے اہل ایمان ۔ و باید اعتقاد داشت کہ عیسیٰ علیہ السلام چوں بیاید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جو حالات بیان فرمائے ہیں وہ اس دور کے لوگوں کو ان کا کھلے آنکھوں مشاہدہ کرائیں گے جس سے اہل شرک و طغیان پر حجت قائم ہوگی۔ اور اہل ایمان کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوگا۔

اہل امت آید سبیل وے در احکام شرع سبیل اتباع پیغمبر ما باشد علیہ السلام۔ زیراکہ چوں حق تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، را بخلق فرستادہ برہمہ خلائق واجب شد کہ شریعت عیسیٰ علیہ السلام بگذارند۔ و بشریعت حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام انتقال کنند۔ و ہر آنچہ پیش آزاں بود از شرائع فرو گذارند۔ پس معلوم شد کہ رسالت عیسیٰ علیہ السلام بآمدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحد منتہی رسید۔ و بعد از وے پیغمبر دیگر نتواند بود، زیراکہ حق تعالیٰ وے را خاتم انبیاءؑ گفت۔ و باحادیث درست کہ بحد تواتر رسیدہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست شد کہ بعد از من ہیچ پیغمبر دیگر نباشد۔

{صـ۱۶۲ / صـ۱۶۳}

اور مسلمانوں کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں تشریف لائیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کی طرح احکام شرعیہ کی پیروی کریں گے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیج دیا تو تمام مخلوق پر واجب ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت چھوڑ کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی طرف منتقل ہو جائیں اور گزشتہ شریعتوں کو ترک کر دیں پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے اپنی آخری حد کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے آپ کو خاتم الانبیاء فرمایا ہے اور متواتر احادیث میں آں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

بقیہ :- تبصرۂ کتب

بقول مؤلف زید مجدہ:

اس (مجموعہ) میں ماسوائے ابتدائیہ کے کوئی لفظ محققین عصر، حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رح زاد السعید، شیخ اور امام بوصیری رح کے قصیدہ بردہ شریف کے سوا نہیں ہے یہ چاروں کتابوں کا ایک مختصر مگر جامع خلاصہ ہے" اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو تمام مرد اور عورتوں کے لئے نافع بنا دیں۔ (آمین)

سواد اعظم اہل سنت کے کنونشن کا انعقاد

سواد اعظم اہل سنت صوبہ سندھ کا کنونشن ماہ جمادی الاوّل میں عظیم پیمانہ پر کراچی میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں مقامی عہدیداروں اور علماء کے علاوہ، ملک کے دیگر صوبوں سے بھی مہمان اور علماء شرکت کریں گے تاکہ ملکی سطح پر منعقد ہونے والی "آل پاکستان سواد اعظم اہل سنت کانفرنس" کے لئے جگہ اور وقت کا تعین کیا جا سکے۔ صوبہ سندھ اور کراچی میں تقریباً تمام علاقوں میں تشکیلیں مکمل ہو چکی ہیں اور آئندہ تین سال کے لئے انتخابات بھی ہو چکے ہیں تمام علاقائی عہدیدار جلد اپنی رپورٹیں دفتر کو ارسال کر دیں۔ جن علاقوں میں ایسی تشکیل نہ ہوئی ہو یا کسی اور معاملہ میں وضاحت مطلوب ہو تو کراچی کے ناظم مولانا محمد اسعد تھانوی سے الاحمد بلڈنگ بلاک ۳-بی گلشن اقبال میں رجوع کریں۔

نقد و نظر

منظور احمد الحسینی

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لیے ہر کتاب کے دو نسخے آنا ضروری ہے۔

طریقۂ نماز :- مرتبہ : مولانا قاری صاحبزادہ محمد داؤد صاحب

صفحات :- ۱۲۰ ،

قیمت :- فی سبیل اللہ تقسیم کرنے والے حضرات زیر لاگت ارسال کر کے مفت منگوائیں۔

ملنے کا پتہ

انجمن نصرۃ القرآن جامع مسجد مدنیہ
مدنی محلہ گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

زیر نظر رسالہ شش کلمے ، ایمان مفصل ، ایمان مجمل ، وضو کے فضائل و مسائل ، احکام غسل ، احکام مسجد ، نماز کے فضائل و مسائل ، فرائض و واجبات ، سنن و آداب ، مفسدات ، مکروہات ، نماز استخارہ ، نماز جنازہ ، کفن و دفن کے احکام ، نماز حاجت ، نماز توبہ ، صلوٰۃ التسبیح ، فضائل قرآن مجید ، فضائل درود شریف ، چند خاص درود شریف اور چالیس احادیث پر مشتمل ہے۔ یہ مجموعہ انتہائی مفید ، مختصر اور آسان ہے ہر مسلمان کی ضرورت کی چیز ہے۔

درود وسلام کے فضائل وبرکات

صفحات :- ۸۰ ، **قیمت :-** فی سبیل اللہ

ملنے کا پتہ

انجمن نصرۃ القرآن جامع مسجد مدنیہ
مدنی محلہ گھنٹہ گھر ، گوجرانوالہ

طباعت وکتابت :- انتہائی عمدہ

درود شریف کے فضائل پر بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے گئے ہیں۔ زیر نظر کتابچہ بھی اسی موضوع پر ہے ، یہ پانچ فصلوں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے ، پہلی فصل میں فضائلے درود و سلام ، یہ فصل ایک آیت اور ۱۹ احادیث مبارکہ کے ترجمے پر مشتمل ہے ، دوسری فصل میں خاص خاص درود شریف کے خاص فضائل (اس فصل میں پانچ قسم کے درود شریف احادیث سے ، ایک برائے حفاظت جمیع آفات و بلیات ، ایک برائے زیارت شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں ایک تنبیہ) تیسری فصل میں درود شریف نہ پڑھنے کی وعیدیں (یہ فصل چند احادیث کے ترجمے پر مشتمل ہے جن کے ضمن میں حقوق والدین کا ذکر بھی ہے) چوتھی فصل میں فوائد متفرقہ ، پانچویں فصل میں چالیس احادیث شریف متعلقہ درود شریف آخر میں ایک خاتمہ ہے۔

خاتمہ میں قصیدہ بردہ کا خلاصہ ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین کے فضائل اور نقشہ دیا گیا ہے ...

(باقی صفحہ ۲۰ پر)

پوشیدہ مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا

اور اس کی جہالت کا واضح ثبوت تو یہ ہے کہ اس نے اپنے دعویٰ میں کہا ہے "وتشاء الصدف" ان کان اهل قد بادا الزیارة قبری" حالانکہ اس قسم کی کلام بالکل ناجائز ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ یوں کہا جاتا "ولیشاء اللہ" کیونکہ صدف کی کوئی مشیت نہیں ہوتی البتہ اللہ تعالیٰ مشیت اور ارادہ کے مالک رہتے ہیں۔

الحاصل یہ خبر جھوٹی، من گھڑت اور بے بنیاد ہے جس میں رہ برابر بھی صداقت نہیں۔ جیسے کہ اُس کی باتوں اور واقعات سے حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمارے اخبارات اور دیگر مؤثر جریدوں کو اس قسم کی خرافات کی اشاعت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کے اجتماعات کو ہر باطل سے پاک، صاف کر دے اور دھوکہ باز مکاروں کو ذلیل و رسوا کر کے مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھیں۔ اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر استقامت نصیب فرما دیں۔ آمین

انہ سبحانہٗ خیر مسئول و صلی اللہ وسلم
علی نبینا محمد و آلہ و صحبہٖ

بقیہ :- اداریہ

مرزا طاہر کے اس بیان پر ملک بھر میں شدید ردعمل ہوا اور لوگوں نے مرزا طاہر کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

استقبالیہ مذکورہ میں بہت سے مسلمانوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی جو ایک طرح سے قادیانیت کی تبلیغ کے مترادف ہے۔ ہمارے نزدیک ان کی یہ حرکت سنگین جرم ہے۔

ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب مرزا طاہر کراچی آ رہے ہیں جہاں انہیں ویسا ہی استقبالیہ دیا جائے گا۔

مرزا طاہر کی ان سرگرمیوں کو ہم تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے اشتعال انگیز بیانات سے مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ مرزا طاہر کو اس خاص قسم کے دورے کرنے اور استقبالیہ میں مسلمانوں کو دعوت دینے سے روکا جائے۔ مرزا طاہر کو آئین پاکستان اور جمہوری آئین کے خلاف بغاوت کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جائے تاکہ مسلمانان پاکستان کو مطمئن کیا جا سکے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

بقیہ :- قومی اخبارات کا مطالعہ

"الفضل" کے خلاف
مؤثر کارروائی کی جائے گی
گوجرانوالہ کے وفد کو وفاقی وزیر اطلاعات
راجہ ظفرالحق کی یقین دہانی

گوجرانوالہ ۱۰ جنوری (نمائندہ جنگ) گزشتہ روز سیرت کمیٹی گوجرانوالہ کے ایک وفد نے اسلام آباد میں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات راجہ ظفرالحق سے ملاقات کی۔ وفد کی قیادت ممتاز عالم دین مولانا محمد عبد کر رہے تھے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے وفد سے باتیں کرتے ہوئے یقین دلایا کہ قادیانی فرقہ کے ترجمان "الفضل" کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے گی جو کہ ڈیکلریشن منسوخ کرنے کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے اراکین کی دعوت پر وفاقی وزیر اطلاعات نے وعدہ کیا کہ وہ سیرت کمیٹی گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس میں شرکت کیلئے گوجرانوالہ آئیں گے اور اس موقع پر شہر کے مسائل پر شہریوں کے نمائندوں سے تبادلہ خیال کریں گے وفد میں علامہ عبدالرؤف جتوئی، حافظ گلزار احمد آزاد اور فاروق دہیری شامل تھے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۸ جنوری ۱۹۸۳ء)

سنہ ۱۹۸۳ عیسوی کیلئے ایک آسان کیلنڈر

تاریخ معلوم کرنے کا آسان طریقہ

جنوری / اکتوبر	فروری / مارچ / نومبر	اپریل / جولائی	مئی	جون	اگست	ستمبر / دسمبر	مرتبہ قاری محمد فاروق جانباز وزیر آباد				
ہفتہ	منگل	جمعہ	اتوار	بدھ	سوموار	جمعرات	۱	۸	۱۵	۲۲	۲۹
اتوار	بدھ	ہفتہ	سوموار	جمعرات	منگل	جمعہ	۲	۹	۱۶	۲۳	۳۰
سوموار	جمعرات	اتوار	منگل	جمعہ	بدھ	ہفتہ	۳	۱۰	۱۷	۲۴	۳۱
منگل	جمعہ	سوموار	بدھ	ہفتہ	جمعرات	اتوار	۴	۱۱	۱۸	۲۵	
بدھ	ہفتہ	منگل	جمعرات	اتوار	جمعہ	سوموار	۵	۱۲	۱۹	۲۶	
جمعرات	اتوار	بدھ	جمعہ	سوموار	ہفتہ	منگل	۶	۱۳	۲۰	۲۷	
جمعہ	سوموار	جمعرات	ہفتہ	منگل	اتوار	بدھ	۷	۱۴	۲۱	۲۸	

تاریخ معلوم کرنے کا طریقہ

آپ کو جس ماہ کی تاریخ معلوم کرنا ہو اس ماہ کے خانہ میں مطلوبہ دن پر انگلی رکھ کر سامنے نظر دوڑائیں تو آپ کو مطلوبہ تاریخ معلوم ہو جائے گی۔ اس طرح اگر کسی تاریخ کا دن معلوم کرنا ہو تو اس تاریخ پر انگلی رکھیں اور اس مطلوبہ کے خانہ میں دیکھیں تو آپ کو آپ کا مطلوبہ دن معلوم ہو جائے گا۔ مثلاً آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ اس سال یوم آزادی کس دن کو ہے تو آپ ۱۴ تاریخ پر انگلی رکھ کر اگست کے خانہ میں دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس سال یوم آزادی اتوار کو ہے۔

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

لعینِ قدنی

از علی اصغر چشتی صابری

کیا کہوں تجھ کو اے ناداں لعینِ قدنی — تجھ پہ آتا رہا شیطان لعینِ قدنی
تُو نہ سمجھا اُسے اور وہ تجھے بہکاتا رہا — اُف تیری قوتِ پہچان لعینِ قدنی
سرِ تسلیم تیرا خم رہا اس کے آگے — تو رہا تابعِ فرمان لعینِ قدنی
پیروی اُس کی تو کرتا رہا ہر حرکت میں — اُس سے بھی تیری بڑھی شان لعینِ قدنی
اس کے احکام کی تعمیل میں مصروف رہا — تیرا ہر دم، تیری ہر آن لعینِ قدنی
اس کی باتوں کی الٹ پھیر سے اکثر اوقات — تُو رہا خود بھی پریشان لعینِ قدنی
اپنی گردن میں تُو نے طوقِ غلامی ڈالی — اور رہا سر بہ گریبان لعینِ قدنی
اس نے تجھ پر یہ حقیقت ہے بڑی محنت کی — تیرا ہر دم رہا نگران لعینِ قدنی
بڑھ گیا اتنا بالآخر یہ تمہارا رشتہ — تو بدن اور وہ تیری جان لعینِ قدنی
دوستی چھوڑ دی اس نے بھی بالآخر تیری — اور تُو رہ گیا گریان لعینِ قدنی

تا ابد خوار رہے گا تو بقولِ چشتی
تُو نے جھٹلایا ہے قرآن لعینِ قدنی